Research Journal
Tahqeeqat

جلد:4،شمارہ:2، 2025ء

eISSN: 2791-0342
pISSN: 2791-0334

ریسرچ جرنل
تحقیقات

بلوچی لغت نویسی کی روایت: ایک تجزیاتی مطالعہ

The Traditions of Balochi Lexicography: An Analytical Study

Noor Ul Hasan
PhD Scholar, Department of Pakistani Languages, AIOU Islamabad
Dr. Zia Ur Rehman Baloch
Assistant Professor, Department of Pakistani Languages, AIOU Islamabad.

نورالحسن
پی ایچ۔ڈی اسکالر، شعبہ پاکستانی زبانیں وادب، علامہ اقبال اوپن یونیورسٹی، اسلام آباد
ڈاکٹر ضیاءالرحمن بلوچ
اسسٹنٹ پروفیسر، شعبہ پاکستانی زبانیں وادب علامہ اقبال اوپن یونیورسٹی اسلام آباد

Abstract

Balochi, a language spoken primarily in Pakistan, Iran, and Afghanistan, has a rich linguistic heritage yet remains understudied in comparison to other languages in the region. Lexicography, the systematic creation of dictionaries, plays a crucial role in preserving and promoting a language. This abstract provides an overview of the current state of Balochi lexicography, highlighting existing dictionaries, challenges faced by lexicographers, and future directions for research. The history of Balochi lexicography is relatively short. Early dictionaries were primarily limited in scope and focused on specific domains or dialects. Notable contributions include the work of I.R. Bruce, who published a Balochi-English vocabulary in 1874, and the more comprehensive Balochi-English- and Urdu Dictionary by Atta Shahd, Balochi Dictionary by Syed Zahoor Shah Hashmi. However, these dictionaries often lacked detailed etymological information and grammatical analysis.

Keywords: *Linguistic, Heritage, Preserving, Lexicography, Language, Dialects, Lexicographer, Etymological, Comprehensive*

کلیدی الفاظ: لسانیات، ورثہ، تحفظ، لغت نویسی، زبان، لہجہ، لغت نویس، اشتقاقی، قابل فہم جامع

بلوچی لغت نویسی کا آغاز مستشرقین نے کیا، جب انہوں نے انگریزی بلوچی گرامر کی کتابیں لکھیں تو ان گرامر کے کتابوں کے آخر میں فرہنگیں مرتب کیں۔ ان فرہنگوں میں موجود الفاظ کا ذخیرہ بلوچی زبان کی تحریری شکل کی ابتدائی نشانی ہیں۔ اگر بلوچی لغت نویسی کی تاریخ میں ان بنیادی کتابوں پر نظر ڈالیں تو یہ وہ پہلا شخص I.R.Bruce تھے جنہوں نے 17 اپریل 1873 میں Manual and Vocabulary Of The Balochi Dialect کتاب لکھی جو 1874 میں شائع ہوئی اس کتاب میں وہ رقم طراز ہیں:

> ”حکومت ہند کی طرف سے دیر سے جاری کردہ حکم نامہ جس میں سول اور پولیٹیکل ملازم یا ہندوستان کے شمال مغربی سرحد کے پنجاب میں تمام جونیئر افسران پر پشتو یا بلوچی میں امتحان پاس کرنا ضروری قرار دیا گیا تھا۔ میں نے یہ کتاب اس امید پر مرتب کیا کہ بلوچی کے طالب علموں کو کچھ مدد دے سکے۔“(1)

اس حوالے سے دیکھا جائے تو بلوچی لغت نویسی کی تاریخ دو صدیوں سے زیادہ عرصہ پر محیط ہے۔ اس دوران میں مختلف لغت نویسوں نے اپنے طور پر لغت نویسی کی تدوین کی کوشش کی ہے۔ جس کے نتیجے میں وقتاً فوقتاً لغت نویسی کا کام سامنے آتا رہا۔ ان لغت نویسوں نے اپنے طور پر قدیم الفاظ، مرکبات، روزمرہ جملے اور محاورات کو محفوظ کرنے کی کوشش کی ہے۔ ان لغات میں بعض ایسے الفاظ کو بھی زیر غور لایا گیا ہے جو متروک تھے اور جس کا استعمال آج کے دور میں نہیں ہوتا۔ ان الفاظ میں کثیر تعداد میں ایسے الفاظ بھی ہیں جن کی ساخت میں صوتی اعتبار سے تبدیلیاں

رونما ہوئیں اور بعض ایسے الفاظ ہیں جن کا تعلق کسی اوزار (آلہ)، رسم ورواج اور ثقافت کی بدلتی ہوئی صورتوں سے ہے وہ آلات جو مخصوص ادوار میں لوگوں کے استعمال آتے رہے اور ان کے لئے وہ مخصوص لفظ کا استعمال کرتے رہے لیکن بدلتے ہوئے زمانے کے ساتھ ساتھ متعلقہ اشیا یا آلات کا زندگی کا حصہ نہ رہے لغات کا حصہ ہیں اور ان اشیاء اور لوازمات کے زندگی سے کٹ جانے کے نتیجے میں آج ان سے جڑے ہوئے نام بھی زیادہ قابل استعمال نہیں رہے۔ بلوچی لغت نویسوں کا کمال یہ ہے کہ انہوں نے ان لفاظ کا ایک خطیر سرمایہ محفوظ کر لیا جس کا تعلق ہمارے معاشرے، ثقافت، رسوم ورواج اور ضروریات زندگی سے بہت گہرا تھا۔ جس کا فائدہ یہ ہوا کہ گزری ہوئی اور گزاری ہوئی گزشتہ زندگی کے خط و خال آج بھی لغات میں تلاش کئے جاسکتے ہیں۔ بلوچی لغت نویسی اپنی ارتقائی صورت میں کئی تبدیلیوں سے ہمکنار ہوئی۔ اگر دیکھا جائے تو وقتاً فوقتاً لغت نویس اپنی فن میں اصلاح کرتے رہے اور انہوں نے سائنسی بنیادوں پر کام کیا۔

اس حوالے سے سب سے پہلی بلوچی انگریزی لغت I.R. Bruce کی ہے۔ اس ضمن میں I.R. Bruce کو انگلش بلوچی، بلوچی انگلش لغت نویسی کا بانی کہا جاسکتا ہے۔ I.R. Bruce کی لغت میں لغت نویسی کے فنی اصولوں کے حوالے سے بہت ساری خامیاں موجود ہیں لیکن یہ بھی ایک حقیقت ہے کہ اس وقت I.R. Bruce کے پاس ذولسانی لغات کا کوئی نمونہ موجود نہیں تھا اسی بنا پر اگر ان سے چند غلطیاں سرزد بھی ہوئیں تو انہیں نظر انداز کیا جاسکتا ہے۔

"بلوچی نامہ" اس سلسلے کی دوسری کڑی ہے جس کی تدوین کا کام عطاء شاد نے انجام دیا۔ یہ کام عطاء شاد نے 1968ء میں مکمل کیا۔ تیسری لغت مٹھا خان مری صورت خان مری کی "اردو بلوچی" ذولسانی لغت ہے ایک اہم کاوش ہے جس کی پہلی اشاعت 1970 میں ہوئی۔

چوتھی لغت مٹھا خان مری، عطاء شاد کی "اردو بلوچی لغت" ہے۔ اس لغت میں الفاظ مرکبات محاورات اور ضرب الامثال کو دونوں زبان میں پیش کیا گیا۔ اس لغت کی پہلی اشاعت 1972 میں ہوئی۔

پانچویں لغت اشفاق احمد کہ "ہفت زبانی لغت" ہے جس کی اشاعت کا کام 1974ء میں پایہ تکمیل کو پہنچا۔ اس لغت میں ساتوں زبانوں کا الفاظ کے مترادف الفاظ کالم کی صورت میں ایک دوسرے کے سامنے دئے گئے۔

چھٹا لغت بلوچی سے بلوچی میں دیکھا جائے تو سید ظہور شاہاشمی کی سید گنج پہلی بلوچی لغت ہے جو 2000ء میں زیور طبع سے آراستہ ہوئی مگر اس میں بھی لغت نویسی کے فنی اصولوں کے حوالے سے بہت ساری خامیاں موجود ہیں، لیکن یہ بھی حقیقت ہے ابتدائی کام میں خامیاں ضرور ہوتی ہیں۔ سید ظہور شاہ ہاشمی نے اپنے طور پر ہر ممکنہ حد تک کوشش کی، زمانے کے حالات، بلوچی سے بلوچی، لغت کی ناپیدگی اور دیگر وجوہات کی بنیاد پر ایک لغت تیار کی جائے اور اس حوالے سے اس لغت میں موجود خامیوں کے باوجود ان کی اس کاوش کو نظر انداز نہیں کیا جاسکتا۔

ساتواں لغت میر احمد دھانی کی "میر گنج" ہے جو 2000ء میں زیور طبع سے آراستہ ہوئی۔ اس لغت میں بلوچی اردو دونوں زبانوں کے الفاظ کالم کی صورت میں پیش کئے گئے ہیں۔ فنی اصولوں کے حوالے سے "میر گنج" سب سے کمزور لغت ہے۔

اسی طرح آٹھواں لغت بلوچی سے بلوچی لغت "بلوچی لبزبلد" جس کی تدوین کا کام جان محمد دشتی نے انجام دیا۔ یہ ایک اہم کاوش ہے۔ اس لغت میں الفاظ، مرکبات، محاورات اور ضرب الامثال کو مع معانی بلوچی زبان میں پیش کیا گیا جس کی پہلی اشاعت 2007ء اور دوسری اشاعت 2015 میں ہوئی۔ نواں لغت چارزبانی لغت عبدالرحمن پہوال کی "بلوچی گالبند" کی اشاعت 2007 میں ہوئی۔

دسواں لغت پروفیسر عبدالعزیز مینگل کی "نوزبانی لغت" جو 2009 میں طبع ہوئی۔ گیارواں لغت اسحاق خاموش کی "بلوچی لبزبلد" جو 2017 میں پایہ تکمیل کو پہنچا۔ باروواں لغت عبدالغفور جھاندید کی "فرہنگ بلوچی فارسی" دوزبانی لغت 2017 میں پایہ تکمیل کو پہنچا۔ تیرواں لغت غلام رسول کلمتی کی بلوچی سے بلوچی لغت "بلوچی گال گنج" کی پہلی اشاعت 2017ء میں زیور طبع سے آراستہ ہوئی۔

چودھواں لغت ڈاکٹر نصیر دشتی English Balochi Dictionary 2021 کو طبع ہوئی۔اس کے بعد پندرھواں لغت پناہ بلوچ کی بلوچی کے چارزبانی لغت "بلوچی لوزگنج" کی اشاعت 2022 میں ہوئی۔

بلوچی لغت نویسی کے حوالے سے دیکھا جائے تو یہ بات واضع ہوتی ہے کہ زیادہ تر لغت نویس تدوین کرتے وقت سب سے پہلے اس میں فہرست درج کرتے ہیں، جس کا مقصد ان تمام مخففات کی وضاحت ہوتی ہے جو وہ ان لغت میں شامل کرتے ہیں۔ ان مخففات میں، لسانی ماخذ اور قواعدی حیثیت کے ساتھ ساتھ ضرب الامثال، محاورات، تلمیحات، تشبیہات اور استعارات کی نشاندہی کی جاتی ہے۔اس کے ساتھ شواہدی معنی اور اسناد کے تعین میں بھی مخففات سے کام لیا جاتا ہے۔ جس میں کسی شاعر کے شعر کو بطور سند استعال کرکے مذکورہ شاعر کے نام کا مخفف استعمال کیا جاتا ہے۔ مخففاتی فہرست میں اس مخفف کی وضاحت کی جاتی ہے۔ اس حوالے سے I.R Bruce کی ذولسانی لغت کی بات کی جائی تو اس میں مخففاتی فہرست نہیں ہے۔اسی طرح ذولسانی لغت "بلوچی نامہ" میں بھی مخففاتی فہرست نہیں ہے۔ بلوچی سے بلوچی لغت "سیدگنج" میں مخففاتی فہرست نامکمل ہے۔اس لغت میں درج ذیل طریقہ اپنایا گیا ہے:

"انگ: انگریزی

پا: پارسی

پھ: پھلوی

ستا: اوستا

سن: سنسکرت

سند: سندی

گیل: گیلکی

فب: فارسی باستان

ھن: ھندی"(2)

درج بالا مخففات کے علاوہ اس لغت میں دیگر بہت سے مخففات ہوسکتے تھے جو لغت نویس نے نہیں دیے ہیں۔اس طرح کی خامیاں نہ صرف قاری کے لیے الجھن کا باعث بنتی ہیں بلکہ لغت نویسی کے حوالے سے صحت مندانہ تاثر پیدا کرنے میں بھی مزاحم بنتی ہیں۔

کوئی لغت نویس لغت کی تدوین کرتے وقت اپنے سامنے پہلے سے موجود نمونے رکھ کر لغت تشکیل دیتا ہے۔اب اگر کسی لغت میں فنی تقاضوں کو مدنظر نہیں رکھا گیا تو اس لغت کی تقلید میں دوسرے لغت نویس اسی ڈگر پر چلتے ہوئے خامیوں کا شکار ہوسکتے ہیں۔ "سیدگنج" کے مدون کے پاس اگرچہ کوئی نمونہ اس وقت موجود نہیں تھا لیکن اگر دیکھا جائے تو اس حوالے سے دوسری زبانوں کے لغات اس دور میں موجود تھے۔ جس کا ذکر سیدگنج میں کیا گیا ہے:

"بزانت بلد

ب ق: برھانِ قاطع محمد حسین خلف تبریزیِ
سغ: سغدی
شیرازی: فرھنگ عامیانہ شیراز
طب: طبری (واژہم نامہ طبری)"(3)

ذولسانی لغت "بلوچی نام" میں بھی عطاء شاد نے لغت نویسی کے فنی اصولوں کا خیال نہیں رکھا۔ اس لغت میں مخففاتی فہرست نہیں ہے۔ بلوچی سے بلوچی لغت جان محمد دشتی کی "بلوچی لبز بلد" کا جائزہ لیا جائے تو انہوں نے مخففاتی فہرست میں "سید گنج" اور "بلوچی نامہ" کی بہ نسبت زیادہ محنت اور فنی مہارت سے کام لیا ہے۔ انہوں نے اپنی لغت میں مخففاتی فہرست درج کی ہیں:

"ن گ　نام گال
ک گ　کار گال
س گ　ستا گال
پ گ　پنام گال
ج گ گال
گ ر گرنچ گال
گ گ　گوانگال
ب گ　پہانگال
ف گ　فرمان گال
ک ک　کُمک کار گال"(4)

اسی طرح اگر ذولسانی لغت "بلوچی اردو لغات "مٹھا خان مری صورت خان مری نے مخففاتی فہرست سے لاپروائی برتی ہے۔ بلوچی سے بلوچی لغت غلام رسول کلمتی "بلوچی گال گنج" میں بلوچی سے بلوچی لغات کی بہ نسبت مکمل مخففاتی فہرست موجود ہے:

"انگر　انگریزی
بِرا　براھوئی
پش　پشتو
تُر　ترکی
ج　جدگالی
د　در آمدیں زبانانی زر تگیں لبز
سَرا　سرائیکی
س　سندھی
عب　عبرانی

ع عربی"[5]

انہوں نے ان تمام مخففات کی وضاحت کی ہے جن کا استعمال انہوں نے لغت میں کیا ہے۔ یہ پہلی لغت ہے کہ اس میں مخففاتی فہرست کے علاوہ مخففاتی حصہ الگ ہے۔ انہوں نے جو بھی مخففات استعمال کی ہیں اس کی بھرپور وضاحت الگ سے کیا ہے، تاکہ استفادہ کرنے والوں کو ان مخففات کے سمجھنے میں آسانی ہو۔

"ہفت زبانی لغت" اشفاق احمد نے مخففاتی فہرست سے لاپرواہی برتی ہے حالانکہ انہوں نے لغت میں مخففات کا اندراج کیا ہے لیکن ان کی وضاحت نہیں کی ہے۔ اس سے لاپرواہی سے کام لیا ہے۔ اسی طرح "میر گنج" میر احمد دھانی نے اور "9 زبانی لغت" پرفیسر عبدالعزیز مینگل، 3 زبانی لغت "بلوچی لبزبلد" اسحاق خاموش نے بھی مخففاتی فہرست سے لاپروائی برتی ہے۔

ذولسانی بلوچی لغت بلوچی فارسی "فرہنگ بلوچی فارسی "عبدالغفور جھاندیدہ کا لغت کا جائزہ لیا جائے تو پہلی ذولسانی لغت ہے کہ جس میں مکمل مخففاتی فہرست موجود ہے:

"ا اسم

امص اسم مصدر

امصغ اسم مصغر

انگ انگلیسی

برا براھوئی

بلش بلوچی شرقی

ع عربی

تر ترکی"[6]

جھاندیدہ نے مخففاتی فہرست میں محاورات، تشبیہات و استعارات، متروک الفاظ، قدیم الفاظ، فعل اسم اور اسناد کے تعین کی وضاحت کو بھی شامل لغت کر دیا ہے جو ایک بڑی خوبی ہے۔

اسی طرح ڈاکٹر نصیر دشتی نے "بلوچی ٹو انگلش" میں، اور عبدالرحمن پہوال نے چار زبانی لغت "بلوچی گالبند" میں اُن تمام مخففات کی وضاحت کی ہے جن کا استعمال انہوں نے لغت میں کیا ہے۔

لغت نویسی کے فنی اصولوں میں "حروف تہجی" کی وضاحت کرنا ضروری ہوتا ہے۔ لغت نویس ابتداء میں حروف تہجی کی وضاحت کرتا ہے اور اس کے صوتی آہنگ کو بھی واضح کرنے کی کوشش کرتا ہے کہ فلاں حرف کس انداز سے لکھا جاتا ہے اور اس کا تلفظ کس قسم کا ہے۔ بلوچی لغت نویسی کی روایت کو ترتیب وار دیکھا جائے تو ذولسانی "بلوچی اردو لغات" مٹھا خان مری / صورت خان مری، ذولسانی لغت "اردو بلوچی لغات" مٹھا خان مری / عطاء شاد، "ہفت زبانی لغت" اشفاق احمد، ذولسانی لغت "میر گنج" میر احمد دھانی، "نو زبانی لغت" پروفیسر عبدالعزیز مینگل، "تین زبانی لغت "بلوچی لبزبلد" اسحاق خاموش، اور "بلوچی ٹو انگلش" نصیر دشتی نے اپنی لغات میں حروف تہجی کی وضاحت لغت کی ابتداء میں نہیں کی۔ ان میں بلوچی کے علاوہ کسی بھی زبان کی حروف تہجی کی فہرست نہیں ملتی۔ بلوچی سے بلوچی لغت "سید گنج" میں سید ہاشمی نے حروف تہجی کی فہرست

درج کی ہے، اس ضمن میں انھوں نے حروف تہجی کی ترتیب اور تعداد کا ذکر بھی مربوط انداز میں کیا ہے۔ اس کے علاوہ ان کے ہاں حروف تہجی کی صوتی اعتبار سے وضاحت بھی ملتی ہے۔ جیسے وہ رقم طراز ہیں:

"بلوچی زبان کی کل 25 حروف تہجی ہیں۔ جو کہ درج ذیل ہیں:

اب پ ت ٹ ج چ ح خ د ڈ ر ڑ ز ژ س ش ک گ ل م ن و ہ (ھ) ء ی ے۔

َ-زبر	سَرگ Aa	Sarag
ِ-زیر	سِرگ E,e	Serag
ُ-پیش	سُرگ U,u	Surag
چCH	ت TH	ژZH" (7)

اسی طرح بلوچی سے بلوچی لغت "بلوچی گال گنج" میں غلام رسول کلمتی نے بھی حروف تہجی کی فہرست درج کی ہے۔ عبدالغفور جھاندیدہ کی "فرہنگ بلوچی فارسی" میں بلوچی حروف تہجی کی وضاحت ایک فہرست کے طور درج کی گئی ہے اس کے علاوہ فارسی حروف تہجی کی اس میں نہیں ملتی، مثلاً:

"نشانہ	آوانوشت	مثال
ا	a	دار dar چوب ھیزم
ب	b	بار bar
پ	p	پَنت pant پند
ت	t	تَپ tap تب" (8)

اسی کے برعکس عبدالرحمن پھوال نے لغت "بلوچی گالبند" میں حروف تہجی کی مکمل وضاحت دی ہے۔

"حروف الفبای بلوچی

حرف	نام حرف	علامہ فونیمی	آغازین	میانین	انجامین
اآ	الف الف مد آ	á	آپ	زاگ	آدا
ا	الف	a	ات		
ب	بی	b	بیت	زرمبش	واب" (9)

لغت نویسی کے فن میں سب سے ایک اور اہم اصول ترتیب الفاظ کا ہے۔ سب سے پہلے اصول لغت کے لئے یہ ہے کہ لغت نویس اپنے الفاظ کی فہرست کو حروف تہجی کے اعتبار سے ترتیب دیتے ہیں۔ اس میں "ا" مقصورہ سے شروع ہونے والے الفاظ پہلے اور "آ" الف ممدودہ کے الفاظ بعد میں درج کیے جاتے ہیں اور اس اعتبار سے "ی"، "ے" تک یہ سلسلہ جاری رہتا ہے۔ اس کے بعد لفظ کے حروف کے اعتبار سے "ا" کے بعد آنے والے حروف کو بھی حروف تہجی کے اعتبار سے ترتیب میں درج کیا جاتا ہے۔ اسی طرح لغت نویس لفظ کے مفرد اور مرکب ترتیب کی صورت میں لغت کو ترتیب دیتا ہے۔ جس کے ذریعے سے الفاظ کی معنوی حیثیت کی وضاحت ہوتی ہے۔ لغت نویس مفرد لفظ کو درج کرکے اس کی وضاحت کرتے ہوئے مذکورہ لفظ کے مشابہ مرکبات درج کرتا ہے جس سے لفظ کے معنی و مفہوم کو سمجھنے میں آسانی ہوتی ہے۔

اس ضمن میں دیکھا جائے تو سید ظہور شاہ ہاشمی کی "سید گنج"، جان محمد دشتی کی "بلوچی لبز بلد" غلام رسول کلمتی کی "بلوچی گال گنج"، عبد الغفور جھاندیدہ کی "فرہنگ بلوچی فارسی" نصیر دشتی کی English Balochi Dictionary عبدالرحمن پھوال کی "بلوچی گالبند"، مٹھاخان مری صورت خان مری کی "بلوچی اردو لغات، اور مٹھاخان مری / عطاء شاد کے "اردو بلوچی لغت" میں الفاظ کی ترتیب حروف تہجی کے اعتبار سے رکھی گئی ہے۔ اسی طرح انہوں نے لفظ کے دوسرے اور تیسرے حروف کی ترتیب کو بھی حروف تہجی کے اعتبار سے ترتیب دیا ہے۔

درست تلفظ کے حوالے سے اگر بات کی جائے تو بلوچی سے بلوچی لغت "سید گنج"، "بلوچی لبز بلد"، "بلوچی گال گنج"، ذولسانی لغت "فرہنگ بلوچی فارسی"، چار زبانی لغت "بلوچی گالبند"، ذولسانی لغت "بلوچی اردو لغات" میں اعرابی اور توضیحی دونوں طریقوں کو ملحوظ خاطر رکھا گیا ہے۔ ان لغات میں لفظ پر اعراب لگا کر اس کے صحیح تلفظ کو واضع کیا گیا ہے اور اس کے ساتھ ساتھ تقطیعی صورت میں بھی لفظ کو ٹکڑوں کی صورت میں بھی پیش کیا گیا ہے، تاکہ پڑھنے والا لفظ کو آسانی کے ساتھ ادا کر سکے۔ درست تلفظ کے حوالے سے ان لغات میں ممکنہ حد تک پختگی دیکھنے کو ملتی ہے جیسے:

"آبادان: (آ۔ بَا۔ دَان)

آبادانی: (آبا۔ دانی)

آبتب: (آب+ تَب)"(10)

"آب رُودار: (آب۔ رُو۔ دار)

آب ریچ: (آب۔ رے۔ چ)

آبریشمی: (آب۔ رے۔ شُ۔ می)"(11)

"آبستگ: (آ، ب، س، ت گ)

آبگیر: (آب، گِ ی ر)

آبناک: (آب، ناک)"(12)

"آبادی ábád-i

آبدست áb-dast

آبرم áb-ram"(13)

"اردو urd

اردک urdak

ارزان arzán"(14)

لغت نویسی میں "لسانی ماخذ" کی وضاحت کرنا لغت نویس کی ذمہ داری ہوتی ہے۔ جو لفظ درج کیا جارہا ہے وہ کون سی زبان کا ہے؟ اس لفظ کا اصل کیا ہے؟ کیا وہ دخیل ہے یا مذکورہ زبان کا اصل لفظ ہے۔ اسی طرح اس وضاحت کے پڑھنے والے اس لفظ کے اصل تک پہنچ جاتے ہیں۔ اس حوالے سے اگر بلوچی زبان کا جائزہ لیا جائے تو بیشتر لغات میں اس ترتیب کو بروئے کار نہیں لایا گیا۔ جن میں "بلوچی نام" عطا شاد، "اردو بلوچی لغات" مٹھا خان مری / صورت خان مری، "بلوچی اردو لغت" مٹھاخان مری عطا شاد، "ہفت زبانی لغت" اشفاق احمد، "میر گنج" میر احمد دھانی، "9 زبانی لغت

"پروفیسر عبدالعزیز مینگل، "بلوچی لبزبلد" اسحاق خاموش کی لغت میں کسی بھی لفظ کے سامنے اس کے اصل اور لسانی ماخذ کی وضاحت نہیں ملتی۔ خواہ وہ لفظ بلوچی زبان کا ہو، اردو کا ہو یا کسی دوسری زبان سے اخذ شدہ ہو اور اس لفظ کی وضاحت کے طور پر نہ کوئی علامت موجود ہے اور نہ ہی اس زبان کا نام لکھا گیا ہے۔

سید ظہور شاہ ہاشمی کی لغت "سید گنج" جان محمد دشتی کی لغت "بلوچی لبزبلد"، غلام رسول کلمتی کی "بلوچی گال گنج" عبدالغفور جھاندیدہ کی "فرہنگ بلوچی فارسی" میں اچھی خاصی تعداد میں الفاظ کے سامنے لسانی ماخذ کا اندراج کیا گیا ہے۔

قواعدی حیثیت کی وضاحت لغت نویسی کے لوازمات میں شامل ہے۔ کسی بھی لفظ کے اندارج کے بعد اس کی قواعدی حیثیت کو متعین کرنا لغت نویس کا کام ہوتا ہے اور وہ لغت کی تذکیر و تانیث اور دیگر حالتوں کی وضاحت کرتا ہے۔ اس حوالے سے بلوچی سے بلوچی لغت، "سید گنج" میں قواعدی حیثیت کو نظر انداز کیا گیا ہے۔ اس کے مقابلہ میں اگر "بلوچی لبزبلد"، "بلوچی گال گنج"، "فرہنگ فارسی" اور "بلوچی گالبند" کا جائزہ لیا جائے تو تمام علامات کا اندارج کیا گیا ہے جو قواعدی حیثیت کے اعتبار سے فنی تقاضوں کو پورا کرتی ہیں:

"ن گ نام گال
ک گ کار گال
س گ ستا گال
پ گ پنام گال
آب رودار: (س گ)
آب ریچ: (ن گ)
آبریشمی: (ن گ)"(15)

"]ن[نام گال Noun
]بن[بدل نام Pronoun
]س[ستا گال Adjective
آب]ن[
آبات]س["(16)

"ا اسم
امص اسم مصدر
امصغ اسم مصغر
ص صفت
صن صفت نسبی
ف فعل
فا فاعل

آبستگ(ص)

آبلہ پاد(ص)

آبڑپ(ص)"[17]

"(حا)حرف اضافہ

(حع)حرف عطف

(حن)حرف ندا

(ص)صفت

(ن)نوم

(فا)فاعل

(فل)فعل لازم

آروس(ن)

آریپ(ص)

آزات(ص)"[18]

لغت نویسی میں سب سے اہم مقصد لفظ کی معنوی وضاحت ہے جس کے ذریعے سے لفظ کی معنوی گہرائیوں تک رسائی حاصل کی جاسکتی کسی بھی لغت نویسی کے لئے لازم ہے کہ وہ لفظ کی توضاحت کرتے ہوئے عام فہم اور سادہ الفاظ کا استعمال کرے نہ کہ دقیق اور مشکل الفاظ۔ کیونکہ پھر اس کے لئے الگ سے ایک لغت تشکیل دینی پڑتی ہے اور پڑھنے والے کو اپنے مقصد تک رسائی حاصل کرنا تو درکنار وہ مزید اُلجھن کا شکار ہو جاتا ہے۔

معنوی وضاحت کے حوالے سے بلوچی لغات میں کافی ذخیرہ موجود ہے اور لغت نویسوں نے اس میدان میں کافی محنت شاقہ سے کام لیا ہے۔ "ہفت زبانی لغت" اشفاق احمد، دوزبانی لغت "میر گنج" میر احمد، "بلوچی لبزبلد" اسحاق خاموش، "9زبانی لغت" پروفیسر عبدالعزیز کے لغت میں اگر دیکھا جائے تو لفظ کے سامنے صرف ایک دو مترادف کے ذریعے سے لفظ کے مفہوم کو سادہ الفاظ میں واضح کرنے کی کوشش کی گئی ہے جو کہ ناکافی ہے۔ جبکہ بلوچی سے بلوچی لغت "سید گنج"، بلوچی لبزبلد"، "بلوچی گال گنج" اردو بلوچی لغت"، "فرہنگ بلوچی فارسی"، "بلوچی گالبند" میں معنوی وضاحت میں سادہ اور عام فہم الفاظ کا استعمال کیا گیا ہے۔ جس سے لفظ کی وضاحت کرتے ہوئے کہیں کہیں پر تشریحی طریقہ کار بھی اپنایا گیا ہے۔ یہاں تک کہ بعض الفاظ کے سامنے اس کے لغوی اور اصطلاحی معنی کی وضاحت بھی کی گئی ہے۔ جس سے لفظ کے مفہوم کو سمجھنے میں کافی مدد ملتی ہے۔ اکثر جگہوں پر سند کے طور پر شعر یا نثری جملے کو بھی بروئے کار لایا گیا ہے۔ کہ لفظ کو سمجھنے میں مزید آسانی ہو اور جہاں کہیں شعری یا نثری مثال نہیں ملی وہاں پر ضرب المثل سے کام لیا گیا ہے۔

لغت نویسی جہاں ایک اہم کام ہے وہاں اس میں لغت نویس کو کئی مشکلات کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔ الفاظ کا ذخیرہ جمع کرنا اور پھر اُن الفاظ کو اپنی تمام ترفنی لوازمات کے ساتھ لغت میں درج کرکے اس کے معنی و مفہوم کو واضع کرنا فن لغت نویسی میں اہم ہے اسی طرح قواعد پر عبور حاصل ہونا

بھی لازم ہے اگر ایسا نہ ہو تو پھر لغت پر علمی سوال اٹھ سکتا ہے۔ کیونکہ تمام زبانوں کے الفاظ کے ذخیرے کو جمع کرنا اور ان کے معنی متعین کرنا، لسانی ماخذ کا اندراج کرنا اور ان کی قواعدی حیثیت کو متعین کرنا لغت نویس کے لئے ضروری امر ہے۔

بلوچی لغت نویسی کی روایت کو اگر بغور دیکھا جائے تو یہ بات کہی جاسکتی ہے کہ ابتک بلوچی سے بلوچی میں ایک جامع، مستند لگت موجود نہیں۔ جو لغت نویسی کے تمااصولوں پر کاربند ہو۔ تاہم جو کوشش کی گئی ہیں وہ قابل ستائش ہیں اور بلوچی لغت نویسی کی روایت میں اہم اضافہ ہیں۔ جدید دور ڈیجیٹل لغت کی طرف گامزن ہے اور اس حوالے سے بلوچی کو بھی ایک اہم جامع ڈیجیٹل لغت کی اشد ضروت ہے۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

حوالہ جات

1. Bruce. I.R, Manual and Vocabulary of The Biluchi Dialect, Lahore, Government civil secretariat press,1874, P:III

2۔ ظہور شاہ ہاشمی، سید، سید گنج، سید ظہور شاہ اکیڈمی کراچی، ص:VII

3۔ دشتی، جان محمد، بلوچی لبز بلد، چاپ دوم، بلوچی اکیڈمی کوئٹہ، 2017، ص:VIIX

4۔ ایضاً، ص:IV

5۔ کلمتی، غلام رسول، بلوچی گال گنج، سید ریفرنس کتابجاہ،، کراچی 2017، ص:32

6۔ عبدالغفور جھاندیدہ، دکتر، فرھنگ بلوچی فارسی، چابھار، 2017، ص:16

7۔ ایضاً، ص:II

8۔ ایضاً، ص:15

9۔ پھوال، عبدالرحمن، بلوچی گالبند، برلن، 1382، ص:20

10۔ ایضاً، ص:2

11۔ ایضاً

12۔ ایضاً، ص:35

13۔ ایضاً، ص:42

14۔ ایضاً، ص:35

15۔ ایضاً، ص:2

16۔ ایضاً، ص:32-33

17۔ ایضاً، ص:17، 26

18۔ ایضاً، ص:17، 26

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

Roman Havalajat

1. Bruce. I.R, Manual and Vocabulary of the Biluchi Dialect, Lahore, Government civil secretariat press,1874, P:III
2. Zahoor Shah Hashmi, Syed, Syed Ganj, Syed Zahoor shah Academy Karachi P: VII
3. Dashti, Jan, Muhammad, Balochi Labz Balad, chap.2 Balochi Academy Quetta P: VIIX

4. Ibid 3 P: IV
5. Kalmati, Ghulam Rasool, Balochi Galganj, Syed Reference Kitab jah, Karachi, P:32
6. Jehandideh, Abdul Ghafoor, Farhang Balochi Farsi, Chabhar,2017, P:16
7. Ibid, P: 11
8. Ibid, P:15
9. Pahwal, Abdul Rahman, Balochi galband, Berlin ,1382, P:20
10. Ibid, P:2
11. Ibid
12. Ibid, P:35
13. Ibid, P:42
14. Ibid, P:35
15. Ibid, P:2
16. Ibid, P:32-33
17. Ibid, P:17-26
18. Ibid, P:17-26